جہات

دہشت گردی کا قلع قمع مگر۔۔۔۔۔۔۔؟

۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کو دنیا کی واحد سپرپاور امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کے کنگریٹ اور مضبوط بنیادوں پر استوار ۱۱۰منزلہ "ورلڈ ٹریڈ سنٹر" اور پھر امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں عسکری قوت کی علامت اور وزارت دفاع کی بظاہر ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ترین عمارت "پینٹاگون" میں امریکہ کے ہی اغواشدہ طیاروں کے ذریعے ناقابل تصور حیرت انگیز اور پراسرار انداز میں "خودکش حملوں" میں جو غیر معمولی تباہی مچی ہے۔ کاروبار اور مال کو جو کھربوں کا انتہائی نقصان پہنچا ہے' سب سے بڑھ کر ہر ملک اور ہر مذہب و قوم سے تعلق رکھنے والے ہزاروں بے گناہ انسان جس بے دردی سے لقمۂ اجل بنادیے گئے ہیں اور پھر ان افراد کی ناگہانی ہلاکت سے جس طرح ہزاروں بچے یتیم ہوئے ہیں' ہزاروں خواتین کے سہاگ اجڑے ہیں' ہزاروں ماں باپ اپنے جگر کے ٹکڑوں سے محروم ہوئے ہیں' ہزاروں بہنوں نے اپنے ویروں کو کھویا ہے اور ہزاروں ہنستے کھیلتے گھرانے ماتم کدہ بنے ہیں' کوئی بھی ذی شعور صحیح الفطرت اور قلب سلیم رکھنے والا انسان اور کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی اس کھلم کھلا دہشت گردی کی حمایت نہیں کرسکتا چہ جائیکہ ایک کلمہ گو اور امن و سلامتی کے علمبردار دین اسلام کا نام لیوا اس طرح کے گھناؤنے جرم کی تائید کرے جس کے نزدیک بفحوائے قرآنی ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے' یہی وجہ ہے کہ سارے اسلامی ممالک حتی کہ افغانستان نے (قطع نظر اس کے کہ امریکہ کے ساتھ ان کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے) امریکہ میں ہونے والی اس مبینہ دہشت گردی اور سنگین واردات کی پرزور مذمت کی ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون میں ہونے والی اس ہولناک دہشت گردی کے باعث سپرپاور کو پہنچنے والے عظیم جانی و مالی نقصان کے علاوہ جس طرح دنیا میں اس کے ناقابل تسخیر ہونے کے تصور اور اس کی مسلمہ ساکھ کو سخت دھچکا لگا ہے' اس کے نتیجے میں امریکی عوام اور امریکی حکومت میں اشتعال' غصے اور انتقامی جذبات کا پیدا ہونا ایک فطری امر تھا۔ اب اصولی طور پر جوش کے ساتھ ہوش کا تقاضا تھا کہ اس فطری اشتعال غصے اور انتقام کا رخ اس دہشت گردی کا سراغ

لگانے' اس کی خفیہ منصوبہ بندی کرنے والوں کا پتہ چلانے' ان فدائی دہشت گردوں کو ہائی جیکنگ اور جہاز اڑانے کی تربیت دینے اور انہیں پناہ دینے والوں کا پتہ معلوم کرنے' اس انتہائی اقدام کے اصل محرکات واسباب کا کھوج لگانے' اپنی معروف زمانہ خفیہ ایجنسی "سی آئی اے" انٹیلی جنٹس نیٹ ورک جدید ریڈار سسٹم اور دنیا بھر کی جاسوسی کرنے والے دیگر بیسیوں سراغ رساں اداروں کے سوئے رہنے کی وجوہات کی تفتیش و تحقیق کی طرف ہوتا اور جب اس گھنائی اور امن دشمن کاروائی کے پیچھے اصل سازشی عناصر کا سراغ مل جاتا اور مجرمین کا تعین ہو جاتا تو انہیں کیف کردار تک پہنچایا جاتا اور انہیں ایسی عبرتناک سزا دی جاتی کہ آئندہ کسی بھی بڑے سے بڑے دہشت گرد کو اس قسم کی حرکت کر کے دنیا کا امن وسکون تباہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ پھر اس قسم کے دہشت گردوں اور دہشت گردی کا قلع قمع کرنے کیلئے اگر امریکی صدر آواز دیتا تو یقیناً ہر ملک اس کار خیر میں امریکہ کا کھل کر ساتھ دیتا۔ مگر افسوس کہ امریکی صدر کانگریس اور یہود کے زیر تسلط مغربی میڈیا نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کی تباہ شدہ عمارتوں کا سارا ملبہ "الابلا بر سر ملا" کے مصداق بلا تحقیق اور بغیر کسی ثبوت کے مجاہد اسلام اسامہ بن لادن اور اس کو سیاسی پناہ دینے والے اسلامی ملک افغانستان کی طالبان حکومت پر ڈال دیا۔

ہر قسم کے مذہبی تعصب و جانبداری سے ہٹ کر ایک معمولی سوچ اور ادنی سوجھ بوجھ رکھنے والا اندھا آدمی بھی اس بات کو دیکھ اور محسوس کر رہا ہے کہ نیویارک اور واشنگٹن میں اتنی منظم' اتنی کامیاب' اتنی فوری' اتنی مہنگی' اتنی گہری اور اتنی حیران کن کاروائی اسامہ بن لادن جیسا غریب الوطن' محصور اور کھلے عام چل پھر نہ سکنے والا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے پیچھے افغانستان جیسے غریب' پسماندہ روس کے ساتھ طویل جنگ اور پھر کئی سالوں سے خانہ جنگی کے نتیجے میں تباہ حال اور کھنڈرات کا نقشہ پیش کرنیوالے ملک کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ ادھر بیچارہ اسامہ اور طالبان متعدد بار اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ امریکہ میں ہونے والی اس دہشت گردی میں قطعاً ان کا کوئی ہاتھ نہیں۔ وہ اس کی بر ملا اور پر زور مذمت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کئی ممالک اور دنیا کے متعدد دانشوروں نے بھی امریکہ کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی' حوصلے' تدبر اور اس واقعہ کے پیچھے کار فرما اصل حقائق معلوم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ دنیا بھر میں مظاہرے بھی ہو رہے ہیں مگر امریکہ ہے کہ زخمی ہاتھی کی طرح بلبلا رہا اور اپنی طاقت کے زعم میں ہر قیمت پر (خدانہ کرے) اسامہ کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے' طالبان حکومت کو نشان عبرت بنانے اور پہلے سے تباہ

شدہ کابل کو فتح کرنا چاہتا ہے اور دہشت گردی کی اس واردات کے پیچھے شواہد کے باوجود کسی بھی پوشیدہ ہاتھ اور امکان کی طرف توجہ دینے کیلئے تیار نہیں۔ پھر اس "شہباز" نے افغانستان کی "چڑیا" اور "ممولے" کو شکار کرنے کیلئے اپنی "لونڈی" اقوام متحدہ سے منظوری کی رسمی کاروائی کے بعد یہود و ہنود اور مغربی و یورپی غیر مسلم ممالک جو پہلے ہی اسلام اور جہاد کے خلاف ادھار کھائے بیٹھے ہیں' کے علاوہ وطن عزیز سمیت متعدد مسلم ممالک کی حکومتوں کو دھونس یا لالچ سے اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ اور یہ حکومتیں محض اپنے وقتی مادی اور سیاسی مفادات کی خاطر دینی اور اسلامی و ایمانی غیرت و حمیت کے تقاضوں اور عام مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انکل سام کیلئے آلہ کار بننے اور ہر ممکن سپورٹ دینے کیلئے تیار نظر آتی ہیں۔ پھر امریکہ بہادر کی خوشامد اور چاپلوسی میں اقتدار کے بھوکے سیاستدان اور نام نہاد مذہبی و سیاسی لیڈروں نے بھی "شاہ" سے زیادہ "شاہ کے وفادار" کا کردار ادا کیا ہے۔ دریں حالات مصر اور ایران وغیرہ نے اگرچہ امریکہ کے ان غیر منصفانہ متوقع اقدامات میں حصہ دار نہ بننے کا اعلان کر کے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے مگر وہ بھی کھل کر طالبان حکومت کی مدد کرنے کیلئے تیار نہیں۔

ادھر طالبان کا دامن چونکہ صاف ہے اس لئے فطری اور قدرتی طور پر درج بالا خطرناک اور نازک حالات میں بھی انہوں نے غیر معمولی ہمت و جرأت' ثابت قدمی' استقلال اور غیرت ایمانی کا مظاہرہ کر کے قرون اولی کے غیور مسلمانوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔ وہ کسی قیمت پر اپنے مہمان اور بے گناہ اسامہ بن لادن کو براہ راست کسی دشمن اسلام کے سپرد کرنے کیلئے تیار نہیں۔ اس بات پر ان کا پختہ ایمان ہے کہ :-

توطیر ابابیل سے کم نہیں ہرگز
اپنے کو نہ دیکھ قدرت خدا دیکھ

پھر ان کو یہ بھی یقین ہے کہ جو رات "گور" میں آنی ہے وہ کہیں "اور" نہیں آسکتی۔ لیکن یہ امر بہر کیف مسلم ہے کہ :-

جس دھج سے گیا کوئی مقتل میں وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

مولانا محمد علی جوہر کے الفاظ میں اس وقت طالبان کی صورت حال کچھ یوں ہے :-

کیا ڈر ہے جو ساری خدائی ہے مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لئے ہے

ان سطور کی تحریر کے وقت ۱۱ ستمبر کے بعد کوئی تین ہفتے گزر چکے ہیں۔ مگر اس دوران یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس ''آدم بھوں'' شور شرابے اور ہٹو بچو کی صدا کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰؓ کے الفاظ میں ''کلمة حق ارید به الباطل'' (بات تو حق ہے مگر اس سے ارادہ باطل کا کیا گیا ہے) کے مصداق دہشت گردی کے خاتمے اور کھلے انصاف کے نام پر طالبان کی اسلامی حکومت اور ان مجاہدین کا خاتمہ ہے جنہوں نے اپنے جذبہ جہاد سے ایک مرتبہ پھر امت مسلمہ میں حریت کا ولولہ تازہ پیدا کر دیا ہے اور جو صرف افغانستان میں نہیں بلکہ مقبوضہ کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور وطن عزیز پاکستان میں بھی جہادی کاروائیوں میں مصروف ہیں۔

ظاہری اسباب مادی وسائل، سامان حرب بحری بیڑوں، جنگی طیاروں، لاکھوں افواج، دنیا بھر کی مدد اور طالبان حکومت کی بظاہر کس مپرسی کو دیکھتے ہوئے اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ امریکہ افغانستان کے خلاف متوقع بلکہ یقینی کاروائی سے اپنے اصل مقصد اسامہ کو گرفتار کرنے اور افغانستان میں کٹھ پتلی اور امریکہ کی پٹھو حکومت لانے میں کامیاب ہو جائے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ اس طرح دہشت گردی کا خاتمہ نہیں ہو گا۔ دہشت گردی بلاشبہ ایک مجرمانہ اور مذموم فعل ہے مگر اس کے خاتمے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اس کی تعریف کی جائے۔ اس وقت جو کچھ فلسطین میں اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینی عوام کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ پھر مقبوضہ کشمیر میں ہزاروں بے گناہ لوگوں کو جس طرح ظلم وستم بربریت اور تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ علاوہ ازیں کوئی گیارہ سال قبل امریکہ نے اپنے اتحایوں سے مل کر عراق پر مسلسل بمباری اور بارود برسا کر جس طرح بغداد کو تباہ وبرباد کیا اور ہزاروں بے گناہ شہریوں کو موت کا نشانہ بنایا تھا۔ آیا یہ بھی دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں ؟ اگر یہ دہشت گردی ہے اور یقیناً دہشت گردی ہے تو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو پہلے اس کو روکنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ یاد رہے عالمی سطح پر ناانصافی کے ازالے اور دوہرے معیار کو ختم کیے بغیر دہشت گردی کے قلع قمع کی ساری کوششیں

بیکار محض ثابت ہوں گی۔

علاوہ ازیں اس واضح زمینی حقیقت کو قطعاً نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور دیگر مجاہد تنظیموں پر پابندی یا بزعم خویش ان پر قابو پانے سے بھی امریکہ کے مطلوبہ مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اسامہ کے حوالے سے اب یہ بات روز روشن کی طرح ایک حقیقت کا روپ دھار چکی ہے کہ :۔

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں

یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

اس کے باوجود امریکہ اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اگر اپنے خطرناک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر اور حسب پروگرام میزائل اور بم برسا کر افغان عوام کے دکھوں میں اضافہ ہی کرنا اور انہیں رلانا چاہتا ہے تو اسے "مکافات عمل" کے قدرتی اور اٹل قانون کو جس کا ادنی مظاہرہ اس نے اب نیویارک اور واشنگٹن میں دیکھ لیا ہے، نہیں بھولنا چاہیے۔ سچ ہے :۔

ہسدے نہیں ویکھے جہڑے کسے نوں رواندے نیں
کسے نوں مٹان والے آپ مٹ جاندے نیں

مدیر مسئول